رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا

مصباح

زنانہ اخبار

مہینے میں دو بار

قادیان ضلع گورداسپور سے شایع ہوتا ہے زیر نگرانی لجنہ اماء اللہ

ایڈیٹر قاضی اکمل

چندہ سالانہ ۲ دو روپے آٹھ آنہ

نمبر ۱۴ | ۱۵۔ جولائی سنہ ۱۹۲۷ء ۱۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۴۶ھ | جلد اول

دارالامان کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کی طبیعت ان ایام میں علی العموم ناساز رہی۔ اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خیر و عافیت ہے صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کو اللہ نے چوتھی صاحبزادی بخشی نام طیبہ بیگم رکھا گیا۔ لجنہ اماء اللہ کے اجلاس باقاعدہ ہوتے ہیں۔ مکرم محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ کے ہاں حرم ثالث (جس سے دمشق میں نکاح ہوا اور ہمراہ لائے تھے) سے پہلی لڑکی پیدا ہوئی۔ (انبتھا اللہ نباتاً حسناً۔

جناب شاہ صاحب نے اپنے بہت سے احباب کو ایک دعوت فوا کہ دی۔ خواتین کے ہر سہ مدرسوں میں پڑھائی ہو رہی ہے ✤

افسوس ہے کہ ڈھاب میں آئے سال کوئی نہ کوئی بچہ ڈوب جاتا ہے۔ چند دن ہوئے میاں عبد المجید صاحب مٹھائی فروش کا ہونہار بچہ ڈوب گیا تھا۔ اسکے بعد صوفی حافظ تصور حسین صاحب مرحوم کا فرزند (سعید المحسن) دوپہر کے وقت اپنے گھر کے سامنے کے پانی میں جان بحق تسلیم ہوا۔ ماؤں کو اپنے بچوں کی حفاظت کی طرف مزید توجہ چاہیئے۔ اور ان کو عادت ڈالنی چاہیئے کہ بغیر اجازت کبھی گھر سے باہر نہ نکلیں ✤

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بٹالہ سے خبر پہنچی ہے کہ بہن اقبال بیگم صاحبہ فوت ہو گئیں جس کا بہت افسوس رہا ہے اللّٰھم اغفرلھا امید ہے مفصل حالات آیندہ شائع کرنے کے لئے مصباح میں بٹالہ سے پہنچینگے۔

روئداد جلسہ ہائے مدرسۃ الخواتین

۲۳/۶/۲۷ بروز جمعرات منعقد ہوا۔ نائب صدر سارہ بیگم صاحبہ بوجہ علالت تشریف نہ لا سکیں اسلئے طالبات کی کثرت رائے سے مریم بیگم صاحبہ حرم ثانی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نائب صدر منتخب ہوئیں نائب صدر صاحبہ کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی رپورٹ سیکرٹری متعلقہ گذشتہ جلسہ سنائی جانیکے بعد زبیدہ بیگم صاحبہ نے تلاوت قرآن مجید کی پھر خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اشعار پڑھ کر سنائے اسکے بعد سعیدہ بیگم صاحبہ نے اپنا مضمون پیدائش انسان کی غرض پر پڑھ کر سنایا اسکے مضمون پر خواتین نے کچھ تنقید بھی فرمائی۔ اسکے بعد نائب صدر صاحبہ نے کچھ تنقیدی کلمات بیان فرمائے اس جلسہ میں حضرت صدر مولوی شیر علی صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسۃ الخواتین کسی ضروری کام کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ گیارہ بجے بخیر و خوبی جلسہ برخاست ہوا۔

(۲)

بتاریخ ۲۹/۶/۲۷ روز بدھ مدرسۃ الخواتین کا ساتواں جلسہ منعقد ہوا کیونکہ نائب صدر سارہ بیگم صاحبہ کا اس جلسہ میں مضمون تھا اسلئے باتفاق آراء خواتین صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ نائب صدر منتخب ہوئیں۔ پھر زیر صدارت نائب صدر صاحبہ حضرت صدر مولوی شیر علی صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسۃ الخواتین کی موجودگی میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ پہلے رپورٹ سکرٹری متعلقہ گذشتہ جلسہ سنائی گئی۔ پھر عزیزہ بیگم صاحبہ حرم چہارم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے تلاوت قرآن مجید کی۔ بعدہٗ سعیدہ بیگم صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اشعار پڑھ کر سنائے۔ اسکے بعد سارہ بیگم صاحبہ نے اپنا مضمون جو پردہ پر تھا پڑھ کر سنایا۔ مضمون چونکہ مکمل نہیں ہوا تھا اسلئے باقی آیندہ جلسہ میں انشاء اللہ پڑھ کر سنائیں گی۔ اس کے بعد نائب صدر صاحبہ نے کچھ تنقید فرمائی۔ پھر جناب صدر صاحب نے کچھ تنقیدی کلمات بیان فرمائے۔ اور ساڑھے گیارہ بجے جلسہ برخاست ہوا ؛

عزیزہ رضیہ - سیکرٹری

(۳)

مدرسۃ الخواتین کا آٹھواں جلسہ بتاریخ ۷/۷/۲۷ بروز جمعرات زیر صدارت نائب صدر امۃ السلام بیگم صاحبہ حضرت مولوی شیر علی صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسۃ الخواتین کی موجودگی میں منعقد ہوا۔ رپورٹ سکرٹری سنائی جانیکے بعد امۃ العزیز بیگم صاحبہ نے تلاوت قرآن مجید کی اسکے بعد امۃ بیگم صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اشعار پڑھ کر سنائے پھر سارہ بیگم صاحبہ نے اپنا بقیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ - جولائی ۱۹۲۷ء

تربیت اطفال

(سلسلہ کے لئے دیکھو یکم جون ۱۹۲۷ء)

مَیں نے اپنے گذشتہ مضمون میں بچّوں کی جسمانی تربیت کے متعلق کچھ بیان کیا تھا اب مَیں مختصراً اخلاقی و دینی تربیت کے متعلق کچھ کہنا چاہتی ہوں - اخلاقی تربیت کے متعلق سب سے ضروری بات یہ یاد رکھنی چاہیئے کہ بچہ فطرتاً نقل کا مادہ رکھتا ہے اور جو کچھ وہ اپنے ماں باپ کو کرتے ہوئے دیکھتا ہے وہی خود بھی کرنیکی کوشش کرتا ہے الفاظ اور زبان بھی وہی سیکھتا ہے جو اسکے والدین استعمال کرتے ہیں پس سب سے زیادہ ضروری چیز یہ ہے کہ بچّے کے ماں باپ اور خصوصاً ماں - کیونکہ بچّے کا زیادہ واسطہ ماں کے ساتھ پڑتا ہے اپنے اخلاق و عادات کو عمدہ و اعلےٰ بنائیں اور بالخصوص جبکہ بچہ ان کے سامنے ہو کوئی ایسی حرکت یا فعل نہ کریں جس کی نقل کرکے بچّے کی عادتیں خراب ہوں اور وہ اپنی زبان کو بھی بیہودہ اور نازیبا الفاظ سے پاک رکھیں کیونکہ خراب زبان کے سننے سے نہ صرف بچّے کی اپنی زبان خراب ہوگی بلکہ اس کے دل پر بھی اس کا بہت بڑا اثر ہوگا اخلاق کے معاملے میں سب سے زیادہ ضروری بات جس پر والدین کو توجہ دینی چاہیئے یہ ہے کہ بچّے کو سچ بولنے کی عادت ڈالیں اور اس کے دل میں جھوٹ سے ایسی نفرت پیدا کردیں کہ وہ کسی حالت میں بھی سچ کو نہ چھوڑے اور اس عادت کے پیدا کرنے کے لئے سب سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ والدین خود کبھی مذاق یا بچّے کو بہلانے کے لئے بھی خلاف واقع بات نہ کہیں اور اگر بچہ کبھی کوئی خلاف واقع بات مُنہ پر لائے تو اسے فوراً ایسے رنگ میں روکدیں کہ جس سے بچّے کے دل پر یہ احساس پیدا ہو کہ جھوٹ ایک نہایت قابل نفرت بات ہے اور بچّے کو کبھی جھوٹا نہیں کہنا چاہیئے کیونکہ اس طرح اس میں بے غیرتی پیدا ہوتی ہے اور سچ کی عظمت اس کے دل سے مٹ جاتی ہے جھوٹ ساری بُرائیوں کی ماں ہے اور اگر کسی بچّے کو ہر حالت میں سچ بولنے کی عادت ہو تو خدا کے فضل سے وہ اکثر دوسری بُرائیوں سے بچا رہتا ہے - اسی طرح دوسرے اخلاق و عادات میں بچّے کی تفصیلی نگرانی کرنی چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور بچے کو عموماً محبت اور نرمی کے ساتھ ہر بات کا اچھا بُرا ہونا سمجھانا چاہیئے بڑوں کا ادب چھوٹوں پر شفقت و رحم بنی نوع آدم کی ہمدردی زبان کی شائستگی محنت و استقلال - کفایت شعاری - سادگی - بلند ہمتی - خاندانی اور قومی اور مذہبی غیرت - جرأت و بہادری - دوسرے کی خاطر قربانی اور ایثار وغیرہ سب ایسے اخلاق ہیں جن کا تخم بچپن میں ہی بچے کے اندر بو یا جانا چاہیئے۔

اب میں دینی تربیت کے متعلق کچھ بیان کرتی ہوں تربیت دینی بھی نہایت قابل توجہ بلکہ سب سے زیادہ ضروری ہے اور دینی تربیت میں بھی ماں کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے عموماً دیکھا گیا ہے کہ ماں کے مذہب کا اور خیالات کا بچے پر بہت زیادہ اثر پڑتا ہے کیونکہ باپ تو عموماً باہر رہتا ہے زیادہ تر بچہ ماں کے پاس ہی رہتا ہے اس لئے ماں کو چاہیئے کہ بچے کو باتوں باتوں میں اپنے مذہب کی باتیں سکھاتی رہا کرے اگر ماں اپنے بچے کو بجائے چڑے چڑیا کی کہانی سنانے کے ایسی باتیں سکھائے مثلاً یہ آسمان اور سورج چاند ستارے جو تم دیکھ رہے ہو یہ خدا نے ہی بنائے ہیں تمہارے گھر میں جو مینہ برستا ہے وہ خدا کے حکم سے ہی برستا ہے خدا ہی تمھیں اور ہمیں روٹی کھانے کو دیتا ہے اور وہی تمھیں کھلونے دیتا ہے تو اس طرز سے بچے کی معلومات میں بھی اضافہ ہوگا اور اس کا عقیدہ بھی راسخ ہوگا نیز بچے سے گاہے گاہے سوال کرنا چاہیئے کہ تم کو کس نے بنایا ہے اور پھر ایسے جواب سکھانا چاہیئے کہ اللہ نے اور تم کس کی اُمت ہو اور پھر بتانا چاہیئے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پھر پوچھنا چاہیئے کہ تم کون ہو اور جواب سکھانا چاہیئے کہ احمدی مسلمان۔ اس طریق سے بچے کو باتوں باتوں میں ہی دینی تعلیم دیتے رہنا چاہیئے اور خدا اور اسکے رسولؐ اور مسیح موعودؑ کی محبت دل میں پیدا کرنی چاہیئے اور نماز ہمیشہ بچوں کے سامنے پڑھنی چاہیئے تاکہ انکو نماز سے موانست پیدا ہو اور جب وہ نماز کی عمر کو پہنچیں تو انکو نماز سکھانی چاہیئے اور انکو نماز کی پابندی کی عادت ڈالنی چاہیئے اور اسی طرح ہر دینی بات میں ان کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھنا چاہیئے اب میں اپنے مضمون کو ختم کرتی ہوں اور خدا سے دعا کرتی ہوں کہ وہ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے فرض کو پہچانیں اور پھر اس فرض کو ادا کر کے اس کی خوشنودی کو حاصل کریں - آمین اللھم آمین

امۃ السلام
بنت حضرت صاحبزادہ مرزا
بشیر احمد صاحب ایم - اے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آگئی فوراً ہی آڑے رحمتِ پروردگار
جب کبھی اسلام کا کوئی عدو پیدا ہُوا

اس وقت جب دنیا فسق و فجور سے بھر گئی! اس وقت جب دنیا پر جرم و عصیاں کے گھٹا ٹوپ بادل چھا گئے۔ اس وقت جب دنیا ہوا و حرص میں مبتلا تھی! اس وقت جب خلقت اپنے خالق کو بھول کر لہو و لعب میں مشغول تھی! اس وقت جب دنیا باطل کے نرغہ میں پھنسی ہوئی تھی! ہاں اس وقت جب اس کے قدم ناراستی کی طرف بڑھ رہے تھے! عین اس وقت کہ خدا کے بندے خواب غفلت میں مخمور ہو کر صراط المستقیم کھو بیٹھے تھے!

ارحم الراحمین نے اپنے بندوں کی رہنمائی و دستگیری کے لئے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نازل فرمایا۔

اس ضلالت و گمراہی کے زمانہ میں بعثت اوّل کی مانند ہی پیغام توحید ایک چھوٹے سے قصبہ سے بلند ہُوا اور چار دانگ عالم میں پھیل گیا۔ سنو! جس وقت اس ہادیٔ برحق نے اس چھوٹے سے گاؤں سے صدائے عظمۃ اللہ بلند کی تو اس وقت نہ کوئی اس گاؤں کو جانتا تھا اور نہ اس ہستی سے واقف تھا! یہ گاؤں اور یہ ہستی گمنامی میں تھی کوئی بھی تو اس سے آشنا نہ تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے اس کو ایسا روشن کیا کہ آج اس کی شہرت کا حال کسی سے پوشیدہ نہیں۔

جس وقت اس خدا کے فرستادہ نے خواب غفلت کے سرمستوں کو پکارا اور خدا کی طرف بلایا تو اوّل اوّل دنیا کے متوالوں نے اس کی صدا کو پھبتی کی ہوا میں اُڑا دینا چاہا! اگر یہ آواز انسانی ہوتی تو بے شک پتنگ کی طرح اڑ جاتی اور کسی کو پتہ بھی نہ لگتا۔ مگر یہ آواز خدا کی طرف سے ایک انسان کے مُنہ سے کہ جس کو اس نے منتخب کیا نکلی تھی اسی سبب سے یہ صدا فضا میں گونجی اور خوب گونجی! ایسی گونجی کہ عالم میں تہلکہ مچ گیا۔ توحید کے پیاسے آگ بسیاب اور دل کے اندھے کباب ہونے لگے۔ نفس کے بندوں نے جب عرفان کی بھوکی دنیا کو اسکی طرف متوجہ ہوتے دیکھا تو ان کی آنکھوں میں یہ ہستی خار معلوم ہونے لگی۔ جب بعثت اوّل میں سردار انبیاءؐ کو شریر النفسوں نے اذیتوں پر اذیتیں دیں تو بھلا اسکے خادم سے کہ جو اسی کا پیغام دہرانے آیا تھا کب چوکنے والے تھے۔ بس یہاں بھی ابوجہل اور ابو لہب کے بھائی پیدا ہو کر اس واجب الاحترام ہستی کے درپے ہو گئے! اس کے آقا کی طرح اس پر بھی اینٹ پتھر برسائے گئے! اس کو دیوانہ کہکر پکارا گیا! اس پر جھوٹے مقدمے بنائے گئے! گورنمنٹ کو اسکے خلاف اُکسایا گیا۔ لوگوں کو اس کا پیغام سُننے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے روکا گیا۔ غرض ہر ممکن سے ممکن طریق سے اس کو مٹانے کی کوششیں کیں مگر! ع

خدا کے کام کو روکے ہے کیا مقدور انساں کا

باوجود اس مخالفت اور اس تکذیب کے خدا تعالیٰ نے اس کو کامیابی بخشی اس سلسلہ کو ترقی دی اس کو بڑھایا اور دنیا کے کونوں تک اس کو پہنچایا۔

اس فرستادہ نے اس وقت جبکہ کوئی اس کو جانتا بھی نہ تھا! اس وقت جب اپنے پرائے اس سے کنارہ کر چکے تھے! اس وقت جبکہ یہ دنیاوی لحاظ سے بے یار و مددگار تھا! خدا سے خبر پاکر یہ پیشگوئی فرمائی کہ اس گمنام بستی سے فیوض حاصل کرنے کے لئے لوگ دُور دُور سے آئینگے۔ دنیا اس کثرت سے آئیگی کہ اس کے راستہ میں گڑھے پڑ جائینگے۔ اس سلسلہ کی شہرت دُنیا کے کونوں تک پہنچیگی! اس وقت دنیاداروں نے ان پیشگوئیوں پر قہقہے لگائے کہ واہ یہ چند گنتی کی جھونپڑیوں کا قصبہ لوگوں کو فیوض و برکات سے بہرہ ور کریگا؟ کیا خوب! جس گاؤں کا رستہ بھی کسی کو معلوم نہیں وہاں خلقت اتنی آئے کہ اس کے راستے میں گڑھے پڑ جائیں؟

مگر آج دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ خدا کی باتیں کس طرح پوری ہوئیں؟ وہی گمنام قصبہ کہ جہاں اس وقت چند کچی جھونپڑیوں کے سوا کچھ نہ تھا آج اس کی وسعت کا یہ حال ہے کہ اس میں آٹھ دس اخبار و رسائل جاری ہیں جو دنیا کو پیغام حق پہنچانے کے کام کو سرانجام دیتے ہیں! پھر اس میں عظیم الشان ہائی سکول اور عربی مدرسہ اور خوشنما بورڈنگ ہے کہ جہاں خالدان اسلام تیار کیے جاتے ہیں۔ کئی عظیم الشان مسجدیں ہیں کہ جہاں پانچ وقت توحید کی ندا بلند کی جاتی اور خدائے برتر کی بڑائی بیان کی جاتی ہے! کئی درس گاہیں ہیں کہ جہاں روحانی بیماروں کی تیمارداری اور علاج ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جسمانی بیماروں کے لئے بھی بھاری ہسپتال قائم ہے۔ غرض اس پیشگوئی کے بعد اس بستی ہاں! اس گمنام بستی نے وہ شہرت وہ ترقی پائی کہ حکومت ہند نے یہاں تار کی ضرورت محسوس کی۔ اب اسی قصبہ میں کہ جس کو کوئی جانتا بھی نہ تھا تار لگی ہوئی ہے اور لحظہ لحظہ کی خبریں آتی اور جاتی ہیں۔ پھر خلقت کی آمد و رفت کا یہ حال ہے کہ کہاں تو یکہ بھی اس طرف شاذ و نادر آتا تھا کہ اب موٹریں بھی ناکافی ہیں۔

دنیا کھچا کھچ چلی آتی ہے اور آتی رہے گی۔

میں کہاں تک بتاؤں میری تو زبان اس کی شہرت کا حال بیان کرنے کی طاقت بھی نہیں رکھتی یہاں برما میں مجھے ایک غیر احمدی بہن سے ملنے کا اتفاق ہوا بعد سلام مسنون کے اس نے مجھ سے وطن کا نام دریافت کیا اور میں نے اپنا وطن قادیان بتایا پھر پوچھا کہ کیا آپ قادیان کے نام سے واقف ہیں؟ کہنے لگی" واہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے بھلا کون واقف نہ ہوگا قادیان کا نام تو مرزا صاحبؑ کی وجہ سے چمک اُٹھا ہے اور بچہ بچہ جانتا ہے"۔

مخالفین! غور کرو کہ یہ کس قوّتِ قدسی کا فیض ہے۔ لاریب تم اس نتیجہ پر پہنچو گے کہ یہ سلسلہ دنیاوی ہرگز نہیں کسی بالا ہستی کا قائم کردہ ہے۔ تو پھر خدارا غور کرو کہ اس کا انکار تم کو کہاں لیجائیگا اور اس کی تکذیب تم کو کیا دن دکھائے گی؟ سوچو اور پھر سوچو کہ ابھی وقت ہے ؛

آپکی خیر طلب امۃ الحفیظ بیگم اہلیہ ڈاکٹر گوہر الدین صاحب مانڈلے اپر برما

بچے کا غسل صحیح طریق سے

سامان :-

(۱) چلمچی یا تسلا۔

(۲) ایک گرم پانی کی دیگچی اور ایک ٹھنڈے پانی کی دیگچی۔

(۳) دو نرم تولئے۔

(۴) اسفنج یا فلالین کا ٹکڑا۔

(۵) صابن عمدہ جو خاصکر بچے ہی کے لئے استعمال کیا جاتا ہو۔

(۶) پوڈر کی ڈبیہ۔

(۷) صاف کپڑوں کا جوڑا۔

۱۔ گرم اور ٹھنڈا پانی چلمچی یا تسلے میں ملاؤ یہانتک کہ پانی کی حرارت ٹھیک ہو جائے اور کہنی کو پانی میں ڈالکر پانی کی حرارت کو دیکھنا چاہیئے۔

۲۔ چلمچی کے سامنے بیٹھو اسفنج اور صابن اپنی داہنی طرف رکھو کپڑے اور پوڈر وغیرہ بائیں طرف ایک تولیہ گود میں بچھالو دوسرا اپنی پیٹھ کی طرف رکھو۔

۳۔ بچے کو لیکر گود میں تولیہ پر لٹا دو چلمچی کے پانی میں اسفنج بھگو کر اسکے مُنہ کو خبرداری سے پونچھو خاصکر آنکھ اور ناک کے کونے پھر دوسرے تولئے سے پونچھ کر سکھا دو۔

۴۔ بچے کے کپڑے اب اُتار کر رکھدو۔ پھر گیلے اسفنج پر صابن مَلکر اس سے بچے کے سر سے اوپر اور پیچھے کی طرف اور سینہ ہاتھ اور پاؤں سب پونچھو پھر اسے مُنہ کے بل اُٹھا کر اس کی پیٹھ بھی پونچھو پھر اپنا بایاں ہاتھ اس کی گردن کے نیچے یوں رکھو کہ تمہاری کلائی سے بچے کا سر سنبھلا رہے اپنا داہنا ہاتھ اس کے گھٹنوں کے نیچے رکھ کر اسے چلمچی یا تسلے میں اُتار دو بچے کا سر پانی سے اوپر رکھ کر صابن جسم پر سے جلدی اُتار دو پھر جس طریقے سے اسے چلمچی میں اُتارا تھا۔ اسی طرح یکدم نکالکر گود میں تولئے پر لٹا دو۔ اور دوسرے تولئے سے پونچھ کر سکھا ڈالو۔ یاد رکھو کہ بچے کا کمرا نرم ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس لئے رگڑ رگڑ کر نہیں بلکہ تھپک تھپک کر بچے کے جسم کو سکھاؤ۔ بدن کے جو حصے ایک دوسرے سے ملتے ہیں مثلاً بغل۔ چڈے۔ گھٹنوں کے پیچھے کی طرف اور گردن وغیرہ۔ ان کو خاصکر خبرداری سے سکھانا چاہیئے۔ پھر سکھانے کے بعد بچے کو کپڑے پہنا کر اسے دودھ پلاؤ پھر بچہ خود بخود ہی سو جائیگا اور تندرست رہیگا۔

جب بچے کی بغلیں وغیرہ خشک کر چکیں تو پھر پوڈر ضرور مذکورہ بالا جگہوں پر چھڑک دینا چاہیئے۔ کیونکہ ان کے گلنے کا ڈر ہے۔

میری بہت سی بہنیں جو کہ تعلیم یافتہ ہیں ان باتوں سے بخوبی واقف ہونگی جو کہ ننھے بچے کے لئے از حد ضروری ہیں تاہم میں بھی اپنی ناقص العقلی کا اظہار کیئے بغیر نہیں رہ سکتی میں انشاء اللہ العزیز کوشش کرتی رہونگی کہ اپنی بہنوں کو خاصکر جو کہ مائیں ہیں ان کو ننھے بچے کی ضروری باتوں سے جو کہ حفظان صحت کے متعلق ہیں آگاہ کرتی ہوں گی ؛

راقمہ اُستانی فاطمہ بیگم زنانہ مڈل قادیان

مصباح کی اشاعت بڑھاؤ

مصباح کی اشاعت ایک تعداد پر ٹھہری ہوئی ہے غالباً مصباح کی بہنیں یہ سمجھ بیٹھی ہیں کہ کافی تعداد خریدار ہو چکی ہے حالانکہ یہ درست نہیں ایک بار کوشش کریں۔ تاکہ مصباح کی خریداری کم از کم ایک ہزار تک پہنچ جائے۔ میں اُمید کرتا ہوں اس اپیل کا جواب دیا جائیگا ؛ (اکمل)

غیبت سے بچو

میری معزز و محترم بہنو!

میں آج آپکے سامنے اس پاک انسان کا قول پیش کرتی ہوں۔ جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے اپنے کلام مجید میں یہ فرمایا ہے۔

وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ

کہ وہ اپنی نفسانی خواہشات کے مطابق کسی بات کو نہیں کہتا۔ بلکہ وہ خدا کی وحی کے مطابق تمام باتوں کو کرتا ہے۔

اس پاک انسان کا (فداہ امی و ابی) فرمایا ہوا یہ اصل ہے کہ لکل داءٍ دواءٌ کہ ہر ایک بیماری خواہ ظاہری ہو یا باطنی ہو۔ سب کے لئے خدا تعالےٰ نے دوا اور علاج مقرر فرمایا ہے۔ پس میری بہنو! جیسا کہ امراض جسمانی کے لئے کئی قسم کے معالجات کیئے جاتے ہیں۔ اور مختلف قسم کی تکالیف برداشت کی جاتی ہیں۔ ایسا ہی نفسانی بیماریوں کیلئے بھی وہ لوگ جو کہ نفسانی بیماریوں سے واقف ہوتے ہیں۔ وہ اپنے نفس کو ابدی ہلاکت سے بچانے کے لئے اُس طِبّ روحانی اور معالجات نفسانی کے پاک قوانین پر عمل کرتے ہیں جنکو خدائے عالم الغیب نے تیرہ سو سال پہلے بتا دیا ہے۔ جو فی الواقع امراض نفسانی کے لئے تریاق اعظم ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے تمھاری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طرف ایسی کتاب نازل فرمائی ہے۔ جس میں تمہارے لئے شفا ہے۔ پس میری بہنوں۔ آج میں ان نفسانی بیماریوں میں سے ایک کا ذکر کرتی ہوں اور وہ غیبت ہے۔ یہ ایک ایسی بیماری ہے جس سے کوئی نفع حاصل نہیں ہوتا نہ دنیاوی کا اور نہ دینی۔ اور یہ خرمن حسنات کو کھا جانیوالی آتش ہے۔ غیبت کرنے والے اور غیبت کرنے والیاں تو غیبت کرتے وقت لذت و حظ اُٹھا رہے ہوتے ہیں ۔۔۔۔۔۔

۔۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ آسمان سے ان کے حسنات پر آگ نازل ہو رہی ہوتی ہے۔ خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ لَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہُ ۔ کہ نہ غیبت کرے بعض تمہارا بعض کی کیا پسند کرتا ہے تم میں سے کوئی کہ وہ اپنے بھائی کے گوشت کو کھائے مُردہ حالت میں۔

پس ضرور اگر تم پر مردہ گوشت پیش کیا جائے تو تم اسکو ناپسند کرو گی۔

یہ وہ بیماری ہے جس میں اکثر بہنیں مبتلا رہتی ہیں۔ اور اگر ان بہنوں کو سمجھایا جائے۔ کہ غیبت نہ کرو تو وہ فوراً کہہ دیتی ہیں کہ ہم کوئی جھوٹ تھوڑا ہی بول رہی ہیں۔ وہ سمجھتی نہیں ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں۔ کہ غیبت یہ ہے۔ کسی بھائی یا بہن کو یاد کرنا اسکی غیر حاضری میں ان باتوں کے ساتھ جن کو کہ وہ ناپسند کرتا یا کرتی ہے۔ گو فی الواقع اس میں ہوں تب بھی۔ اور اگر وہ باتیں نہ ہونگی تو وہ بہتان ہوگا۔ پس غیبت اور بہتان کے درمیان فرق نہ کرتے ہوئے بہت سی بہنوں کو اس نفسانی بیماری کے متعلق اشتباہ رہتا ہے۔

پس پھر میں آپ کو بتلاتی ہوں کہ بہتان یہ ہوتا ہے۔ کہ کسی کی طرف بُرائی منسوب کیجائے اور فی الحقیقت وہ اس سے بَری ہو تو اس کا نام بہتان ہے۔

اور غیبت بُرائی کا منسوب کرنا کسی کی پس پشت اگرچہ وہ فی الواقع اس میں ہو۔

پس میری بہنوں یہ ایک ایسا متعدی مرض ہے۔ کہ اس سے انسان کا ایمان تقویٰ طہارت خشوع خضوع عبادت صوم وصلوٰت سب کچھ ہی رائگاں چلا جاتا ہے۔ اور نیز غیبت کرنے والے فاحشات کی اشاعت میں خاصکر ممد معاون ہوتے ہیں۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ کہ جو لوگ پسند کرتے ہیں۔ کہ مومن لوگوں میں بےحیائی پھیلے انکے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ تمام بھیدوں کو جانتا ہے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تم نہیں جانتے۔

پس میری بہنوں ایسے وعید کو سُنکر پھر ایسے لغو اور بیہودہ کام اور گناہ کا ارتکاب کرنا ایمان اور تقویٰ کے خلاف ہے۔

اس بیماری کا علاج جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آیۃ الغیبت میں فرمایا ہے۔ اس بیماری سے نفرت کا اظہار کرنا ہی ہے۔ پس جس مومن بہن کے سامنے کسی مومن یا مومنہ کی برائی اور غیبت کی جائے تو فوراً غیبت کرنیوالی پر یا غیبت کرنیوالے پر نفرت کا اظہار کیا جائے اور اس کو کہا جائے کیا تم مجھے مردار کھانے میں اپنے ساتھ شریک کرنا چاہتے ہو۔ پس یہی علاج کافی ہے کہ غیبت کرنے والی کو شرم دلائی جائے۔ اور ایسی عورتوں سے اجتناب اور احتراز کیا جائے جو اس مرض میں پھنسی ہوئی ہوں کیونکہ صحبت بہت بڑی مؤثر چیز ہے۔ وہ اپنے نیک اور بداثرات کو مصاحب پر ڈال سکتی ہے۔ پس اخیار اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرو۔ اور اشرار کی صحبت سے احتراز اور اجتناب کرو۔

پھر میں آپ سے عرض کرتی ہوں کہ اپنی زبانوں کو تھامو اور اپنے ہاتھوں کو روکو۔ کیونکہ مسلمان اور حقیقی مسلمان وہی ہے جس کے زبان اور ہاتھ اور قول و فعل سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔ یاد رکھو کبیرہ سے کبیرہ گناہ بخشا جا سکتا ہے لیکن غیبت کے لئے کوئی توبہ نہیں کیونکہ غیبت کرنے والیاں غیبت کو ایک نہایت آسان امر سمجھتی ہیں۔ حالانکہ خدا کے نزدیک وہ بڑی بات ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان صاحب الغیبۃ لا یغفر لہ حتّٰی یغفر ھا لہٗ صاحبہٗ۔ کہ غیبت کرنے والے کو کبھی بخشا نہیں جائیگا یہاں تک کہ جس کی اس نے غیبت کی ہے وہ اس کو نہ بخشے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ غیبت کرنے والا جسکی اس نے غیبت کی ہے اس کے لئے خدا سے بخشش طلب کرے۔

میری بہنوں میں پھر تمھیں کہتی ہوں۔ (کہ اپنی زبانوں کو تھامو اور اپنے گھروں کو اپنے لئے فراخ سمجھو اور اپنے گناہوں اور خطاؤں پر گریہ و بکا کرو اسی میں تمھاری نجات ہے) اور پھر سُن لو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لفظوں میں غیبت کی تعریف یہ ہے۔ ذِکْرُكَ اخاكَ بما یکرہٗ قیل افرأیتہٗ ان کان فی اخی ما اقول قال ان کان فیہ ما تقولُ فقد اغتبتہ وان لم یکن فیہ ما تقولُ فقد بھتّہٗ۔ تیرا یاد کرنا اپنے بھائی کو اس بات کے ساتھ جو وہ ناپسند کرتا ہے۔ عرض کی گئی بتائیے اگر ہو میرے بھائی میں جو میں کہتا ہوں تو فرمایا اگر ہو اس میں جو تو کہتا ہے تو یہ غیبت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ اور اگر نہیں ہے اس میں جو تو کہتا ہے تو یہ بہتان ہے۔ غیبت اور بہتان ہر دو بیماریاں ہیں ان کو ترک کرو۔

آج اگر اس اصل پر عمل کیا جائے۔ تو تمام بُرائیوں کی بیخکنی ہو سکتی ہے۔ عمل کرنے کی ایک دوسرے کو ترغیب دلاؤ اور پہلے خود عمل کر کے بتاؤ۔

آخر میں مَیں اپنے اور آپ سب بہنوں کے لئے خدا سے بصد عجز و الحاح دعا کرتی ہوں کہ وہ اس زرین حکمت اور اصل پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ والسّلام

خاکسارہ امۃ الحق - بنت حافظ روشن علی صاحب قادیان

خالص قربانی اور ایثار

خدا تعالیٰ جب کسی قوم کو نورِ ہدایت سے منوّر و روشن کرتا ہے۔ تو اس قوم کے ہر دو فرقہائے ذکور و اناث کو بڑی سے بڑی جانی اور مالی قربانیاں کرنے کی توفیق بھی اپنی قدرت کاملہ اور فضل سے عطا فرما دیتا ہے۔ چنانچہ تاریخ اسلام سے ظاہر ہے۔ کہ صحابہ کرامؓ و صحابیاتؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں اپنی عزیز جانوں کو خطرناک سے خطرناک جنگوں میں خدا کے لئے قربان کرنے سے دریغ نہ کیا۔ وہیں مالی قربانیاں بھی ایسی ایسی کیں جن کی مثال تاریخ عالم میں دوسری قوموں کے افراد کے اندر ملنا محال بلکہ ناممکنات سے ہے۔ سینکڑوں واقعات ایسی مالی و جانی قربانیوں کے تاریخ اسلام میں درج ہیں۔ ان میں سے مَیں صرف دو واقعات کا ذکر اس مختصر مضمون میں بیان کر کے اپنی بہنوں کو اس امر کی طرف متوجّہ کرنا چاہتی ہوں کہ ہم کو بھی جنہیں اس زمانہ کے مُرسل و مامور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی غلامی کا فخر حاصل ہُوا۔ ایسی قربانیوں کی کہاں تک ضرورت ہے۔ اور ہم ابھی ان قربانیوں کے کرنے سے کس حد تک دُور ہیں؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے عہد کا ایک واقعہ آتا ہے کہ آپؐ کو ایک دینی مہم کے لئے روپیہ کی ضرورت پیش آئی۔ آپؐ نے صحابہ کرامؓ میں چندہ کی تحریک کی۔ تمام مسلمانوں نے اپنی اپنی طاقت کے مطابق چندہ دیا۔ لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے جب حضرت رسول کریم صلعم نے دریافت فرمایا کہ آپؓ کس قدر مال خدا کی راہ میں دینے کے لئے لائے ہیں تو آپؓ نے جواب دیا کہ گھر کا تمام مال مَیں یہاں لے آیا ہوں گھر میں صرف خدا اور خدا کا رسولؐ چھوڑ آیا ہوں۔ یہ ہے اصل قربانی جس کو اس حد تک پورا کیا گیا کہ اپنے گھر کی ہر ایک چیز کو خدا کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راہ میں خرچ کر دیا۔

اسی طرح جانی قربانیوں کو لے لیجئے۔ صحابیاتؓ بڑی بڑی جنگوں میں صحابہؓ کے ساتھ دشمنوں کا مقابلہ کیا کرتی تھیں۔ چنانچہ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا۔ اور اُن کی ساتھی عورتوں کے واقعات ہماری بہنوں نے پڑھے اور سُنے ہونگے۔ جبکہ انہوں نے ایک جنگ میں بغیر ہتھیاروں کے خیموں کی چوبوں سے دشمن کا مقابلہ کیا۔

صحابہ کرامؓ کی بیویاں ہمیشہ اس کوشش میں رہا کرتی تھیں کہ وہ ہر قسم کی قربانیوں سے کسی طرح بھی اپنے مردوں سے کم نہ رہیں لیکن آج ہماری بہنوں میں پورے طور پر یہ روح پیدا نہیں ہوئی کہ وہ بھی اپنے مردوں سے مالی قربانیوں میں بڑھنے کی نہیں تو کم از کم اُن کے برابر رہنے کی تو کوشش ضرور کریں۔

اس وقت ہمیں زیادہ تر مالی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ جو کہ جانی قربانیوں کے مقابل میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتیں لیکن مَیں نے اپنی بہت سی بہنوں کو دیکھا ہے کہ وہ اپنی پوشاک کی ایک ایک قمیص وغیرہ کی سلائی پر تو پانچ پانچ سات سات روپے خرچ کر دینگی (مبالغہ کے بغیر بھی مقصود حاصل ہو سکتا ہے ایڈیٹر) لیکن اگر اُن کو کہا جائے کہ جماعت کی مالی مشکلات اور ان تکالیف کو دُور کرنے کے لئے جو اس کی وجہ سے ہمارے خلیفہ برحق کو پہنچتی ہیں۔ اپنے مالوں کی قربانی کرو۔ تو افسوس ہے کہ یہ جواب دیا جاتا ہے۔ کہ ہمارے مرد جب اپنا مال دین کی راہ میں خرچ کر رہے ہیں تو ہمیں اس کی کیا ضرورت ہے کیا قیامت کے روز بھی ہماری وہ بہنیں یہی جواب دینگی اور اگر دینگی تو خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ جواب کہاں تک قابل قبول ہوگا۔

مَیں اخیر میں اپنی بہنوں سے مؤدبانہ گذارش کرتی ہوں۔ کہ وہ مردوں کی قربانیوں پر بھروسہ کرکے نہ بیٹھی رہیں کیونکہ قیامت کے روز ہمیں اپنی کا اجر ملیگا۔ جو ہم نے خود کیا۔ آج اگر ہم اپنی دنیاوی ضروریات کو کم کرکے خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے اسکی راہ میں کچھ خرچ کرینگی۔ تو وہ ہمارے گناہوں کے کفّارہ کا موجب ہوگا۔ اور آئندہ نسلیں ہماری قربانیوں پر فخر کیا کرینگی۔ پس اے میری پیاری بہنو! آپ اپنے مردوں سے بڑھنے کی نہیں تو کم از کم انکے برابر رہنے کی تو کوشش کریں اور جماعت کو جو آئے دن مالی مشکلات پیش آتی رہتی ہیں انکو دُور کرنے میں اپنے مردوں کا ہاتھ بٹائیں تاکہ خدا تعالیٰ راضی ہو اور ہماری کمزوریوں کو دُور فرمائے۔ والسّلام

راقمہ - زینب اہلیہ بھائی محمود احمد صاحب احمدیہ میڈیکل ہال قادیان ؁

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستانی ماؤں کی جہالت اور اُن کی شفقت

سرانجام جاہل جہنم بود
کہ جاہل نکو عاقبت کم بود

میری معزز بہنو! السّلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

میرے اس مضمون کا محرّک ایک چشم دیدہ واقعہ ہُوا ہے۔ ورنہ مجھے کبھی مضمون لکھنے کا خیال بھی نہ آیا تھا۔ میرا مضمون ہندوستانی ماؤں کی جہالت ہے۔ ہندوستانی ماؤں کو بچّوں کی پرورش کرنی ہی نہیں آتی۔ بچّوں کی زندگی نازک پودوں کے مشابہ ہے۔ چنانچہ اگر پودوں کی حفاظت نہ کی جائے تو وہ سُوکھ جاتے ہیں وہ بڑھتے نہیں۔ اسی طرح اگر ابتدا میں بچّوں کے نشوونما پر خاص توجّہ نہ کی جائے تو وہ بھی نہیں بڑھتے بلکہ کمزور رہتے ہیں اور جلدی مرجاتے ہیں خواہ جسمانی۔ خواہ نفسانی۔ خواہ اخلاقی۔ خواہ مذہبی۔ ہر ایک قسم کی تعلیم کی ترقی کا انحصار بچّوں کی ماؤں اور بہنوں پر ہے۔ پس وہی اس کی ذمّہ دار ہیں *

اب میں وہ واقعہ بیان کرتی ہوں۔ میرے والد صاحب اسلامیہ ہائی سکول ڈیرہ اسمٰعیلخاں میں ملازم تھے ہم بھی اُن کے ساتھ رہتے تھے ہمارے پڑوس میں ایک بیوہ عورت رہتی تھی جو امیروں کے گھروں میں ملازمت کرکے اپنا اور اپنے کنبے کا پیٹ پالتی تھی ایک لڑکا دسویں جماعت میں تعلیم پاتا تھا اور ایک لڑکی تھی جس کو تعلیم نہیں دلائی گئی تھی کیونکہ اس شہر اور علاقے میں لڑکیوں کو پڑھانا ایک سخت عیب سمجھا جاتا ہے اس لڑکی کی عمر تیرہ ۱۳ برس کے قریب ہوگی جب اس کی والدہ کو اُس کی شادی کا خیال آیا چنانچہ وہ اس کے لئے جہیز تیار کرنے لگی وہ اُسے دلاسا دیا کرتی تھی کہ بیٹی تم روکھی سوکھی روٹی کھالیا کرو میں تمہارے لئے بہت عمدہ جہیز تیار کرونگی اور وہ تمہارے ہی کام آئیگا بیچاری لڑکی روکھی سوکھی روٹی کھالیتی ۲ دو ۳ تین سال اسی طرح گذر گئے آخر اس لڑکی کی شادی کردی گئی شادی کے دوسرے سال اس کے ہاں ایک لڑکی تولّد ہوئی اور ابھی وہ لڑکی چھ ماہ کی بھی نہ ہوئی تھی کہ اس کی والدہ کو تپ دق کا عارضہ لاحق ہوگیا اور اس کا خاوند اُس کو علاج کے واسطے اس کی والدہ کے پاس چھوڑ گیا جب والدہ کو معلوم ہُوا کہ لڑکی کو تپ دق کا عارضہ لاحق ہوگیا ہے تو اُس کے چہرے پر ہوائیاں اُڑنے لگیں بس پھر کیا تھا بڑی توجہ سے اُس کا علاج شروع کردیا لیکن وہ ڈاکٹری علاج نہ تھا بلکہ وہ علاج فقیروں سے کروایا جاتا تھا دراصل علاج وغیرہ تو کچھ بھی نہ تھا کبھی تو کسی مجذوب کے پاس جاکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُس کی خوشامدیں کرنا کہ میری لڑکی کے لئے دعا کرو تو کبھی کسی فقیر کے پاس جا کر دعا کرواتا لیکن سب سے عجیب بات جو ہم نے وہاں دیکھی وہ یہ تھی کہ جب اُس کی حالت بہت خطرناک ہو گئی تو اُس کی والدہ نے دو تین میراسنوں کو بلایا اور انہیں گانے بجانے کو کہا گیا اور وہ گانے بجانے لگیں انہیں گانے کو اس واسطے کہا گیا تھا کہ جب یہ گائیں گی جن آئیں گے اور آکر اس کے مرض کی تشخیص کریں گے اور اس کا علاج بتائینگے چنانچہ اُن کے خیال کے مطابق جن آئے اور انہوں نے کہا کہ اس کو فلاں فقیر کے پاس لیجاؤ چنانچہ لڑکی کو وہاں لے گئے مگر کوئی فائدہ نہ ہوا آخر کار ہوتے ہوتے وہ بالکل قریب المرگ ہو گئی مرنے سے ایک دن پیشتر اُس کی والدہ اور چند اور ہمسائیوں نے ملکر اُسے دلہن بنایا اور ایسے عروسی جوڑا پہنایا گیا اور مہندی وغیرہ لگائی گئی حالانکہ وہ نزع کی حالت میں تھی پھر تمام جہیز اسکے آگے رکھدیا گیا تاکہ وہ آخری دفعہ اُسے دیکھ لے مگر وہ بچاری اسے خاک دیکھتی اُسے تو جان کنی شروع تھی اس کے دوسرے دن وہ لڑکی فوت ہو گئی اب اُس کی والدہ جہیز کو آگے رکھ کر رویا کرتی تھی کہ ہائے اب اسے کون پہنے گا میں تم کو کیوں کہا کرتی تھی کہ بیٹی تم روکھی سوکھی کھا لیا کرو میں تمھیں اچھی خوراک دیتی جس سے کہ تمھاری تندرستی قائم رہتی اور یہ جہیز تمھارے کام بھی آتا اب یہ کس کام کا ہے:

میں نے یہ واقعہ اس واسطے بیان کیا ہے کہ مسلمان عورتیں اس سے عبرت حاصل کریں اور سمجھدار اور تعلیم یافتہ بہنیں جاہل عورتوں کو سمجھائیں کہ جسمانی دماغی اور اخلاقی تربیت کے بغیر لاکھوں اور کروڑوں کا جہیز بھی عقلمندوں کی نگاہوں میں کچھ قیمت ووقعت نہیں رکھتا دیکھو قرآن کریم کس فصیحانہ انداز اور کس شفقت آمیز الفاظ میں بیان فرماتا ہے:-

وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ خَشْیَۃَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُھُمْ وَاِیَّاکُمْ اِنَّ قَتْلَھُمْ کَانَ خِطْاً کَبِیْرًا ۝ ترجمہ - اور رزق کی تنگی کے خوف سے اولاد کو قتل نہ کرو تم کو بھی ہم رزق دیتے ہیں انکو بھی ہم رزق دیتے ہیں انکا قتل کرنا بڑی بھاری خطا ہے۔

اس آیت شریف کے عوام الناس یہ معنی کرتے ہیں کہ اپنے بچوں کو جان سے نہ مارو لیکن اس زمانے میں قتل سے مراد تعلیم سے محروم رکھنا ہے۔

اخیر میں میں نہایت ادب سے جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی خدمت میں عرض کرتی ہوں کہ ڈیرہ اسمٰعیلخاں کے علاقے میں کسی مبلغ کو مستقل طور پر متعین فرمائیں تاکہ سرحدی صوبے میں تبلیغ ہو سکے کیونکہ آج تک کوئی مبلغ وہاں بھیجا نہیں گیا میرے والد صاحب وہاں ڈیڑھ سال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تک رہے اور انہوں نے نہایت خوبی سے وہاں تبلیغ جاری کی ایک خاندان تو قریباً سارے کا سارا احمدی ہوگیا ہے اور دو تین آدمی بھی احمدی ہوئے جب میرے والد صاحب نے وہاں زور سے تبلیغ شروع کی تو شہر کے مولویوں میں ایک ہنگامہ برپا ہوگیا اور تمام غیر احمدی علما نے مخالفت پر کمر باندھ لی تو قاضئ شہر قاضی عبید اللہ فاضل نے ایک مجلس میں جس میں نواب صاحب ڈیرہ اور نواب سیف اللہ خاں اور چند دیگر تعلیم یافتہ اور معزز ارکان شامل تھے کہا کہ آپ سیکنڈ ماسٹر صاحب کو یہاں سے فوراً چلے جانے پر مجبور کریں میں انہیں خوب جانتا ہوں وہ انگریزی کے علاوہ علوم دینی سے خوب واقف ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ یہاں مستقل طور پر ٹھیر جائیں اور قادیان والے انکو صوبے کے لئے مبلغ مقرر فرما دیں پھر سارے شہر کی خیر نہیں۔

یہ ذکر میں نے اس واسطے کیا ہے کہ وہاں تبلیغ کی ازحد ضرورت ہے + فقط والسلام

خاکسارہ امۃ اللہ مبارکہ بنت ماسٹر نعمت اللہ خانصاحب گوہر بی۔ اے قادیان شریف۔ محلہ دارالرحمۃ

شیخ عبد اللہ صاحب ایم ایل سی خازن مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کی منجھلی بیٹی عزیزہ خاتون جہاں بیگم ایم اے کو گورنمنٹ سے ۲۰۰ پونڈ سالانہ وظیفہ دو سال کیلئے غیر ممالک میں جاکر اعلیٰ تعلیم کی تکمیل کیلئے ملا۔ خاتون موصوف ایم ایس ڈی کی ڈگری کا ڈپلوما حاصل کرنے کیلئے انگلستان جارہی ہیں۔

احمدیت کا بہناپا

جس روز ہماری تبدیلی سٹیشن بوڑے والا سے ہوئی اور ہم نے سُنا کہ بہاول نگر احمدیہ جماعت مقیم ہے۔ تو جسقدر ہم کو خوشی ہوئی بیان نہیں ہوسکتی ہم خدا کا لاکھ لاکھ شکر کرتے ہیں کہ ہم احمدیہ جماعت میں داخل ہیں۔ خواہ کتنی عورتیں محبت کرنیوالیاں مل پڑیں۔ مگر اِدھر ایک احمدی بہن مل جائے تو کمال درجہ خوشی ہوتی ہے۔ یہ ہمارا کوئی اختیار نہیں۔ یہ برکت صرف احمدیت میں داخل ہونیکی ہے۔ جسوقت اسلام میں داخل ہوگئے تو ہر ایک بھائی بھائی بن گیا اور بہن بہن بن گئی ایک بہن کو دوسری بہن کے ملنے کی خوشی کیوں نہ ہو ہم ایک خدا کے بھیجے ہوئے مسیحؑ کو ماننے والے اور اس کی پیروی کرنیوالے اور سچے دین پر چلنے والے احمدی ہیں۔ ایک غیر احمدی بہن ملے تو کئی دنوں کے بعد اسکے مزاج اور اسکے اخلاق کا پتہ لگتا ہے اور معمولی سی محبت پیدا ہوتی ہے۔ مگر ایک احمدی بہن مل پڑے تو ایک گھنٹے میں گہری ملاقات یعنی احمدیت کی محبت پیدا ہو جاتی ہے ہمارا کوئی اختیار نہیں ہمارے جسم میں بجلی سی کشش کرتی ہے گویا وہ محبت کی تار ہوتی ہے۔ ہم جسوقت حضرت مسیح موعودؑ کے سچے دین پر کاربند ہوگئے تو ہر ایک بھائی بھائی بن گیا اور بہن بہن بن گئی۔ احمدی جماعت میں ذات پات کوئی چیز نہیں سب ایک ہی ہیں + میری ہر دم یہی دعا ہے کہ خداوند کریم اس سچے فلسفے کو دنیا کے کناروں تک پہنچادے اور لوگ اس مضبوط رسّی کو پکڑ لیں۔ آمین۔ مبارکہ بیگم بنت بابو شریف احمد سٹیشن بہاول نگر +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۴) اگر چھوٹے بچے کو نصیحت کرنی یا سزا دینی ہو۔ تو کسی کے سامنے ہرگز نہ دو۔ ایسا کرنے سے بچہ ڈھیٹ اور بے حیا ہو جاتا ہے۔

(۵) بات کرتے میں الفاظ کو بار بار کہنا یا بات بات پر منہ بنانا یا سر ہلانا آنکھیں مٹکانا یہ بہت بڑے عیب ہیں۔ جس سے میری بہنوں کو بہت ہی پرہیز کرنا چاہیئے۔

(۶) اپنی تعریف اپنے مُنہ سے کرنا یہ بڑا ذلیل کام ہے۔ بلکہ ایسی بن جاؤ کہ دیگر بہنیں تمھاری تعریف تمھارے رُوبرو خود بخود تمھارے سامنے کریں۔ خاکسار زہرہ بیگم ہیڈ ماسٹر

ٹکٹ گنج مردان اہلیہ

شیخ محمدؐ عبداللطیف صاحب

میٹھی زبان

جہاں رام ہوتا ہے میٹھی زباں سے
نہیں لگتی کچھ اس میں قیمت زیادہ

انسان کے جسم میں جس طرح سب سے افضل زبان ہے اسی طرح سب سے بدتر بھی زبان ہی ہے یہ ہے تو صرف چار ہی حرفوں کا چھوٹا سا لفظ لیکن یہ وہ ہے۔ جو دریا میں آگ لگا دیتی دو عزیزوں کو ایک دوسرے کا دشمن بنا دیتی ہے۔ بقول شخصے

تیر اور تلوار کا تو گھاؤ بھر جائے
مگر زخم زباں کا رہا ہمیشہ ہرا

یہ سب سچ ہے۔ لیکن دوسرے اعضا کی طرح زبان ہماری تابع فرمان ہے پھر کیا وجہ ہے کہ شیریں زبانی جیسی نعمت کی بجائے بدزبانی جیسی قبیح عادت اختیار کریں۔ جبکہ بدزبانی کی کوئی بھی عزّت و توقیر نہیں کرتا بزرگ ناراض خورد شاکی۔ پاس پڑوس والے الگ پناہ مانگتے ہیں ملازم غریب ملازمت سے دست بردار ہو جاتے ہیں۔

بدزباں آقا سے ہیں نوکر بھی تنگ
بدزباں سے ہر بشر بیزار ہے
بدزبانی سے میری بہنوں بچو
ہم کو تو اچھی زباں درکار ہے

جس طرح بدزبانی سے اپنے پرائے سب بیزار ہو جاتے ہیں۔ نیز خداوندکریم بھی ناراض ہوتا ہے۔ اسی طرح میٹھی زبان سے تمام خلق مداح خواں ہوتی ہے۔ خدا اور خدا کا رسولؐ خوش ہوتے ہیں اگر تم اصلی معنوں میں آرام کی زندگی بسر کرنا چاہتی ہو تو میٹھی زبان اختیار کرو۔ یہ وہ چیز ہے جو تم کو اپنے گھر کی ملکہ بنا دیگی۔

بنوگی سرورِ اقلیم دل میٹھی زبان ہو کر
جہانگیری کرےگی بہ ادا نور جہاں ہو کر

میٹھی زبان کی تعریف و توصیف کرنیکی طاقت مجھ میں نہیں اور اسکی خوبیاں تحریر کرنے سے میرا قلم عاجز ہے۔ میٹھی زبان سے اپنا کام بھی نکل گیا اور دوسرے کا دل بھی خوش ہوگیا۔ اب میں اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ وہ قارئین